القرآن

بلا شبہ جو اَولیاء اللہ ہیں اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ [یونس:62]

الحدیث (حدیثِ قدسی)

میں نے تیار کی ہیں اپنے بندوں کے لئے ایسی نعمتیں جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کے بارے میں خیال گزرا ہے۔ [بخاری:3072، مسلم:7310]

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

امتحانات سر پر ہیں

فکر مند ہو کر... تیّاری کیجئے

از مدیر

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

دنیاوی امتحانوں کی تیاری بڑے لگن سے کی جاتی ہے۔آج کل میٹرک والے طلباء و طالبات خوب تیاری میں مست ہیں۔اور پھر نویں جماعت کے بچوں کی باری ہے،وہ بھی جتنا ہوسکتا ہے محنت میں لگے ہوئے ہیں۔پھر ایف۔اے وغیرہ کے پیپر ہوں گے۔

کیا کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ موت کی تیاری کرنی ہے؟.....کیا وہ ہم نے کرلی ہے؟.....کیا پیپر شروع ہونے سے پہلے موت نہیں آسکتی؟.....کیا ہم نے توبہ کرلی ہے؟.....پھر وہ توبہ سچّی کی ہے یا وقتی اور نا پختہ؟ کیا ہم نے نماز بروقت پڑھنی شروع کررکھی ہے؟..کیا ہمارے ذِمّہ جو قضا نمازیں ہیں وہ ادا کرلی ہیں؟.....جس کے ذِمّہ بیوی کا مہر ادا کرنا باقی ہے کیا اس نے اپنی یہ ذِمّہ داری نبھالی ہے؟.....کیا ہم نے حقوق والوں کے مالی حقوق ادا کردیئے ہیں؟ کیا ہم نے حقوق والوں کے بدنی حقوق ادا کیئے ہیں؟.....کیا ہمارے ذِمّہ قضا روزے نہیں ہیں؟.....اگر واقعی نہیں ہیں تو خوب شکر ادا کیجئے،ورنہ قضا رکھئے۔کیا زکوٰۃ ہم بروقت نکالتے ہیں؟ اگر نہیں نکالتے تو قضا کرنے کی توبہ کرکے گزشتہ سالوں کی بھی (حساب لگاکر) زکوٰۃ ادا کیجئے۔

کیا فرض حج ادا کرلیا ہے؟.....کیا ہم تلاوت کے سجدے ادا کرتے ہیں....؟ کیا ہم نے ان لوگوں سے معافیاں مانگ لیں ہیں...جن کو تنگ کیا ہے،یا جن کی غیبتیں کی ہیں؟.....کیا ہم نے اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے احکامات سیکھنے،سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش وفکر کی ہے؟.....کیا ہم نے وصیّت نامہ لکھ لیا ہے...جس میں سب ضروری باتیں جمع ہوں؟.....اگر ہم نے یہ سب کچھ نہیں کیا تو پھر کیا کیا ہے......؟

فوراً اسے پہلے ہمیں توبہ کرکے آخرت،موت،قبر،جنّت کا فکر مند ہوکر تیاری کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے دیں آمین ثم آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ببرکت چہار سلسلہ
چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مسیح الامت
حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ
حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

101

ماہنامہ علم و عمل لاہور

جلد نمبر 9 / شمارہ نمبر 5 | ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ | مارچ 2012ء | CPL NO 200

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دُعا کثرت سے پڑھتے تھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہر بار تقریباً تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ [مسند احمد: 13580]

زیر سرپرستی
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور
رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مدیر محمد عتیق الرحمٰن
مدرس وخادم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
ateeqlahore@gmail.com
معاون مولانا محمد طیب الیاس
مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ببرکتِ دُعا
شیخ المشائخ الحاج حضرت
محمد عشرت علی قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے آپ جاری کرا سکتے ہیں۔

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
- مولانا عبدالرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
- مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب | مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ .... 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ =/1500 روپے رکھے گئے ہیں

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروزپور روڈ سُوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور
پوسٹ کوڈ نمبر 53100

رابطہ نمبرز
042-35272270
0331-4546365
0302-4143044

Email: www.ibin-e-umar.edu.pk
ilmooaml@gmail.com
aibneumar@yahoo.com

مہر لگائیے یا نام لکھیے

شرط کی تین قسمیں

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

شرط کے معنی : مَایَلْزَمُ مِنْ عَدَمِہِ الْعَدَمُ وَلَایَلْزَمُ مِنْ وُجُوْدِہِ الْوُجُوْدَ۔

شرط اس چیز کو کہتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہو تو وہ چیز بھی نہیں ہوگی جس کی وہ شرط ہے اور اگر یہ شرط موجود ہو تو ضروری نہیں کہ وہ چیز بھی موجود ہو جس کی یہ شرط ہے۔

شرط کی تین قسمیں : **(1) شرطِ عقلی** جیسے حیات (زندگی) علم کے لئے عقلی شرط ہے کہ اگر حیات (زندگی) نہ ہو تو علم حاصل نہیں ہوسکتا ہے اور اگر حیات (زندگی) ہو تو علم کا ہونا ضروری نہیں ممکن ہے کہ جاہل ہی رہے۔

(2) شرطِ شرعی جیسے وضو نماز کے لئے شرعی شرط ہے کہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور اگر وضو پایا جائے تو ضروری نہیں ہے کہ نماز بھی پائی جائے کیوں کہ یہ ہوسکتا ہے وضو کیا نماز نہ پڑھی۔

(3) شرطِ لغوی جیسے کوئی کہے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اُکْرِمُکَ "کہ اگر تم میری عزّت کرو گے تو میں تمہاری عزّت کروں گا۔" اگر پہلی عزّت نہ ہو تو دوسری بھی نہ ہوگی اور اگر پہلی عزّت ہو تو دوسری عزّت کا ہونا ضروروی نہیں، کبھی ہوگی کبھی نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں۔ آمین

یارب العالمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مناجات

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم

3

مری انتہائی تمنّا یہی ہے
بلا کچھ پٹائی ہی مل جائے جنّت
نہیں اس کے لائق یہ میں جانتا ہوں
مگر آگ سہنے کی ہمّت نہ طاقت
دُعا خود یہ میں نے بنائی نہیں ہے
میرے تھانوی شیخ کی ہے ہدایت
الٰہی دِکھاوے سے مجھ کو بچالے
تباہ ہو رہی ہے اسی میں یہ اُمّت
(آمین)

سلسلۂ اشرفیہ کی

ایک عظیم ہستی دُنیا سے رحلت فرما گئی

از مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

ہمارے مشفق و محسن و مخدوم مرشد و مربّی ہر دل عزیز ولیٔ کامل عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت الحاج نواب عشرت علی قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ 30 اور 31 دسمبر 2011 کی درمیانی رات بوقت تقریباً پونے ایک بجے اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

چوں کہ گل رفت و گلستان شد خراب ؎ بوئے گل را از چہ جویم از گلاب

''پھول کے جانے کے بعد باغ اُجڑ جاتا ہے، اب گلاب کی خوشبو کو کیسے تلاش کیا جائے؟''

حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کا سایۂ رحمت و شفقت اُمّتِ مسلمہ کے لئے عموماً اور حضرت کے اہل و عیال و متعلقین کے لئے خصوصاً اس دنیا میں عظیم تر نعمت تھی۔ حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کے رخصت ہو جانے سے تمام اُمّتِ مسلمہ بالعموم اور حضرت کے اہل و عیال و متعلقین بالخصوص ایک عظیم ہستی کی مستجاب دُعاؤں اور ایک عارف ربّانی کی (بوقتِ تہجّد الحاح وزاری سے دُعا کرنے والی) شخصیت سے محروم ہوگئے۔ جو کہ یقیناً ایک ایسا خلا ہے کہ مدتوں پُر نہ ہو سکے گا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ؎ روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

''افسوس! آنکھ جھپکنے کی مانند دوست کی صحبت ختم ہوگئی، پھول کا چہرہ بھی سیر نہیں ہوا تھا کہ بہار ختم ہوگئی''۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہر حال میں غالب آنے والی ہے۔ حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہر خوبی ہی ایسی تھی کہ نمایاں محسوس ہوتی تھی وہ محاسن و کمالات کے جامع تھے۔

حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند نمایاں خصوصیات و تعلیمات

شانِ تواضع

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی اور حضرت حکیم الاُمّت تھانوی رحمہما اللہ تعالیٰ کے متعلقین میں پائی جانے والی خصوصی صفت تواضع و عبدیّت کی شان حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کے اندر بدرجۂ اتم موجود تھی اور بارہا متعلقین نے یہ محسوس کیا کہ حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اتنا مٹایا ہوا تھا کہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

ایک دفعہ بندۂ ناچیز حضرت والا کے ساتھ مسجد میں داخل ہو رہا تھا۔ بندہ یک دم حضرت والا کا جوتا پکڑنے کے لئے آگے بڑھا، تو حضرت والا نے فرمایا: نہیں! آپ میرا جوتا مت اُٹھائیں، اتنے میں ایک بڑے میاں آئے جو حضرت والا کے متعلقین میں سے تھے، انہوں نے حضرت والا کا جوتا پکڑ لیا، کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ الحمد للہ

میں بھی ان کا جوتا اسی جذبہ سے اٹھا سکتا ہوں جس جذبہ سے انہوں نے میرا جوتا اُٹھایا اور میرے لئے ان کا جوتا اُٹھانے میں کوئی عار نہیں۔ حضرت والا اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے جو کہ درحقیقت حضرت کا اپنا ہی حال تھا......

؎ دل کی ہے یہ آواز کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں   اس پہ ہے مجھے ناز کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں

اس کے علاوہ اکثر اپنے متعلقین کو بھی ''فنائیت وتواضع'' کی بہت زیادہ تلقین فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ دل سے اپنے آپ کو لاشئ سمجھو یعنی یہ سمجھو کہ میں کچھ نہیں ہوں، اور یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اس کا مراقبہ کیا کرو کہ... ''میں کچھ نہیں ہوں''۔

حضرت والا اپنی عمومی اور خصوصی مجالس میں حضرت علامہ سیّد سلیمان ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سیّد صاحب نے حضرت حکیم الاُمّت رحمہ اللہ تعالیٰ سے رُخصت ہوتے وقت نصیحت فرمانے کی درخواست کی اس پر حضرت حکیم الاُمّت نے کچھ دیر توقف کر کے فرمایا کہ سیّد صاحب! ہم نے اپنے حضرت حاجی صاحب سے ایک ہی سبق سیکھا ہے کہ ''جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مٹادو اور یہی تصوف کا مقصد ہے''، تو سیّد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اس کے بعد آپ نے حضرت حکیم الاُمّت رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت کو حرزِ جاں بنایا اور اپنے آپ کو بالکل مٹا دیا، اور عملی طور پر اپنے شیخ کے اس فرمان کا مصداق بنے کہ اس راستہ میں تواضع پہلا قدم بھی ہے اور آخری بھی۔

؎ تو در و گم شو وصال ایں است و بس   گم شدن گم کن کمال ایں است و بس

''فنا فی اللہ ہو جانا ہی حقیقی وصال ہے، اور پھر اپنی فنا کو بھی فنا کرنا اصل کمال ہے''۔

یہ فناءُ الفناء ہے جو کہ فنا و تواضع کا اعلیٰ مقام ہے، یہ بحمد اللہ حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حاصل تھا۔

فکرِ آخرت

حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو فکرِ آخرت اور رضائے الٰہی کی طلب و جستجو ہر وقت دامن گیر رہتی تھی۔ اکثر اوقات خاموشی سے یادِ الٰہی میں مگن رہتے تھے۔ آخری چند ملاقاتوں میں بندہ سے اور کچھ احباب سے مختلف اوقات میں فرمایا کہ میرا سفرِ آخرت قریب ہے۔ میرے لئے حسنِ خاتمہ کی دُعا کرنا۔ باوجود جسمانی اَعذار کے ہر نماز کے لئے مسجد جانے کو ترجیح دیتے اور بہت پابندی سے سالہا سال سے تکبیرِ اولیٰ کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ بعض معالجین اور گھر والے گھر میں نماز پڑھنے پر اصرار کرتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں مجھے مسجد جانے دو، زیادہ سے زیادہ میرا جنازہ مسجد سے آجائے گا، اور فرماتے کہ میرے والد صاحب کا بھی آخر دم تک یہی معمول رہا۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے ان حضرات کے فکرِ آخرت کی بقول جناب شاہ رخ قیصر صاحب (صاحب زادہ حضرت نواب صاحب) والد صاحب کو مسجد کی نماز کے ساتھ حد درجہ عشق تھا، اگر ہم کبھی ضعف کی وجہ سے کہتے کہ آپ گھر میں نماز پڑھ لیں، تو آپ اس بات کو احسن انداز سے ٹال دیتے تھے، اور مسجد جانے کو ترجیح دیتے تھے۔

دُعا میں اِنہماک اور توجّہ

حضرت والا کا دُعا میں خصوصی انہماک تھا۔ اکثر نمازوں کے بعد دُعا فرماتے تو آنسو جاری ہو جاتے اور طویل دُعا مانگتے۔ خصوصاً تہجّد کی نماز میں دُعا کافی طویل ہوتی تھی اور فرمایا کرتے تھے:

کہ ”جب سے ہم لوگوں نے رات کو اُٹھ کر آہ وزاری کرنا چھوڑ دی اس وقت سے ہم مصائب میں مبتلاء ہیں“۔
جب بھی کوئی مہمان یا مصافحہ کرنے والا الوداع ہوتے وقت دُعا کی درخواست کرتا تو اسی وقت ہاتھ اُٹھا کر دُعائیں دیتے تھے، حتیٰ کہ اگر گاڑی میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک لوگ نظروں سے اُوجھل نہ ہو جاتے تب تک ہاتھ اُٹھا کر مسلسل دُعائیں دیتے رہتے اور اکثر حکیم الاُمّت کا یہ ملفوظ سناتے کہ ”ہمیں دُعا کروانے والے کا احسان مند ہونا چاہیئے کہ وہ ہماری توجہ اللہ کی طرف کرانے کا ذریعہ بنا“۔ اور فرماتے کہ دُعا بہت بڑی چیز ہے، بہت شوق وذوق اور توجہ سے کرنے کی چیز ہے نہ کہ رسمی الفاظ رٹنے کی۔

محبت وشفقت

حضرت والا آنے والے احباب کی دل وجان سے قدر کیا کرتے تھے اور اکثر اہلِ مجلس کو شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ ملفوظ سنایا کرتے تھے کہ.........
”میں آنے والوں کے قدموں کی زیارت کو اپنے لئے نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں“۔
ایک مرتبہ ایک صاحب کے آنے پر امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنایا:
”کہ مجھے جب سے یہ معلوم ہوا کہ جنّت میں اپنے احباب سے ملاقات ہوگی اس وقت سے جنّت کا شوق مزید بڑھ گیا۔ اور ایک مرتبہ ایک صاحب نے حضرت والا کا حال دریافت کیا تو فرمایا الحمد للہ بہت بہتر ہوں اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ایک ملفوظ سنایا کہ ”اپنوں سے ملاقات بھی مفرحات (خوش کرنے والی چیزوں) میں سے ہے اور فرمایا اس سے انرجی میں اضافہ ہوتا ہے اور مجھے آپ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی۔
حضرت کی یہ بھی بڑی خصوصیت ان کے متعلقین بیان کرتے ہیں کہ کوئی کتنا ہی پریشان حال اور تنگ دل آپ سے ملنے آتا آپ کی صحبت میں پریشانی ختم کر کے خوشی اور فرحت محسوس کرتا۔

ایک خاص نصیحت

حضرت والا گناہوں کے نقصانات اور نیکیوں کے فوائد کے حوالے سے حضرت حکیم الاُمّت رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ ملفوظ سناتے اور اس کی تاکید فرماتے کہ ”چھ گناہ ایسے ہیں اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو باقی تمام گناہوں کا ترک کرنا آسان ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ یہ ہیں: 1 غیبت 2 ظلم 3 تکبر 4 غُصّہ 5 مرد وعورت کا میل جول 6 حرام ومشتبہ (مشکوک) مال سے بچنا۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقشِ قدم پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ علیہ السلام کے قربِ خاص اور شفاعت سے نوازے، کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں کا خاص نزول فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ذِکر اللہ میں پانچ پسندیدہ باتیں

1. اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔
2. نیکی کرنے کا شوق بڑھتا ہے۔
3. جب تک ذِکر میں رہے شیطان سے حفاظت رہتی ہے۔
4. دِل کو کا اطمینان وسکون ملتا ہے۔
5. گناہوں سے روکتا ہے۔

نایاب تحفہ، ص:234

حلال غذاؤں کی اہمیت

4 چوتھی قسط

مفتی محمد احسن ظفر صاحب

بہت سی احادیثِ مبارکہ میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی تاکید آئی ہے

1 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے، اور اس نے اس بارے میں جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے وہی اپنے سب مؤمن بندوں کو دیا ہے، پیغمبروں کے لئے اُس کا ارشاد ہے: "اے رسولو! تم کھاؤ پاک اور حلال غذا، اور نیک عمل کرو، میں خوب جانتا ہوں تمہارے اعمال" اور اہل ایمان کو مخاطب کر کے اس نے فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو! تم ہمارے رزق میں حلال اور طیّب کھاؤ (اور حرام سے بچو)" اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کر کے (کسی مقدّس مقام پہ) ایسی حالت میں جاتا ہے کہ اس کے بال منتشر ہیں اور جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کے دُعا کرتا ہے: "اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!" اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، اور حرام غذا سے اس کا نشو و نما ہوا ہے، تو ایسے آدمی کی دُعا کیسے قبول ہوگی"۔ [مسلم: 2393]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور دُعا کے قبول ہونے میں حلال کھانے کو بڑا دخل ہے، جب غذا حلال نہ ہو تو عبادت اور دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

2 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس جسم کی پرورش حرام غذا سے ہوئی ہے وہ جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔ [طبرانی اوسط: 5961]

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام رزق سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ گوشت پوست اور وہ خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ذلیل ہے۔ وہ گوشت والا انسان کسی طرح جنّت میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہے بلکہ وہ دوزخ میں داخل ہونے اور جلنے کے لائق ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت وسیع ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی یا اللہ تعالیٰ خود سے معاف فرما دیں تو یہ اور بات ہے۔

بسلسلہ اصلاحی مجالس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ دین کی چار بنیادیں

حضرت مولانا صوفی محمد سرور (46)

قرآن | حدیث | اجماع | قیاس

"اور اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کتاب اور حکمت کو اور آپ کو وہ باتیں سکھلادیں جو آپ کو معلوم نہیں تھیں اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے"۔ [النساء:113]

علم عمل کا زینہ ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ علم بڑی اونچی چیز ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔ بڑی وجہ یہ ہے کہ علم کے بغیر عمل نہیں ہوسکتا اور جب علم و عمل نہ ہو تو دین بھی ختم، اس لئے یہ دینی مدرسے دین کو باقی رکھنے کا ذریعہ ہیں کہ ان مدارس میں علمِ دین پڑھایا جاتا ہے۔

علمِ دین کی چار بنیادیں مذکورہ آیت میں علم کی چاروں قسموں اور بنیادوں یعنی (1) قرآن پاک (2) حدیث (3) اجماع (4) قیاس کی طرف اشارہ ہے۔

دین کا علم اِن چار طریقوں سے حاصل ہوتا ہے۔

- اس آیت میں کتاب یعنی قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے صراحۃً بیان فرمادیا اور باقی تین قسموں کو **الحکمۃ** کے لفظ میں اشارۃً بیان فرمادیا۔

- **حدیث** کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ اور دین کے معنیٰ اور دین کے احکام معنوی طور پر بیان فرمادیئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لفظوں میں ان کو بیان فرمادیا۔

اجماع کہتے ہیں جس پر پوری اُمّت جمع ہوجائے۔

قیاس کہتے ہیں قرآن و حدیث سے اجتہاد کر کے معنیٰ نکالنے کو کہ اس کے یہ، یہ معنیٰ ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن اُتارا اور آپ کو حکمت بھی دی، اس لئے عالم وہی ہوگا جو ان چاروں کو سمجھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حدیثوں کو سنا اور ان کو اپنے الفاظ میں یاد کرلیا اور آگے پہنچادیا۔

ایک ایک حدیث کے کئی کئی لفظ ہیں، کیوں کہ سننے والوں نے اپنے اپنے الفاظ میں بیان فرمادیا اس لئے کہ حاصل تو ایک تھا البتہ الفاظ الگ الگ تھے، اس کو "روایت بالمعنیٰ" کہتے ہیں۔ حدیث میں روایت بالمعنیٰ ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیثوں کو کتاب کی شکل میں جمع نہیں کیا۔

8

جمعِ قرآن

جب کہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کیا۔ نبی علیہ السلام پر جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کسی لکھنے والے کو بلا کر اپنے سامنے اُسے لکھوا دیتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں بھی کسی کاغذ یا چمڑے وغیرہ کے ٹکڑے پر لکھ لیا جاتا تھا۔

قرآن پاک لغتِ قریش میں نازل ہوا تھا، اس زمانہ میں اور بھی چھ لغتیں (زبانیں) تھیں جن میں آپس میں معمولی معمولی سا فرق تھا البتہ اس وقت لغتِ قریش کے علاوہ باقی چھ زبانوں میں بھی قرآن پاک پڑھنے کی اجازت تھی کہ جب تک سب لوگوں کو "لغتِ قریش" اچھی طرح سمجھ نہ آجائے۔

سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں قرآن پاک کے الفاظ کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کروا دیا اور اس کو ایسے طریقہ سے لکھوایا کہ لغتِ قریش کے علاوہ باقی چھ لغتوں والے بھی اسے دیکھ کر پڑھیں۔ اسی طرح بارہ تیرہ سال گزر گئے کہ سب لوگوں نے لغتِ قریش میں پڑھنا سیکھ لیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں دوبارہ لغتِ قریش میں سات یا آٹھ نسخے اور اس میں جو باقی لغتوں کی طرف اشارے تھے سب ختم کر دیئے اور لکھوانے کے بعد ان سب نسخوں کو بڑے بڑے شہروں میں بھیج دیا کہ اب سب اسی کو نقل کریں۔

ہمارے پاس اب جو قرآن پاک ہے یہ بالکل وہی ہے جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لکھوایا تھا اس میں کسی زبر، زیر کا فرق نہیں کر سکتے اور جو دس قراءتیں ہیں وہ بھی اسی لغتِ قریش کے اندر ہی ہیں اور یہ دس طریقوں سے پڑھنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اس سب لئے قراءتوں کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

نوٹ: اس مضمون کا بقیہ حصہ علم دین حاصل کرنے کے درجے اور طریقے... ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے گا۔

آپ اپنے اِس پسندیدہ رسالہ ماہنامہ علم وعمل لاہور کے لئے مضمون بھیج سکتے ہیں مگر یہ خیال رکھئے کہ آپ کی تحریر جامع و مختصر ہو۔ اگر آیت لکھی ہے تو آیت کا نمبر سورۃ کا نام مع عربی عبارت ہو اور اگر حدیث لکھی ہے تو حدیث کے لئے حدیث کی اصل عربی کتاب کا حوالہ ہو۔ اگر واقعات ہوں تو وہ بھی مستند اور باحوالہ ہوں مدرسہ کے ایڈریس پر بذریعہ خط روانہ کیجئے یا اس ttayyabb @ gmail.com ایڈریس پر میل کیجئے۔

مدیر
ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضاد کا صحیح اور غلط تلفّظ اور اس کا حکم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن.

دنیا کی زبانوں میں بولے جانے والے حروف میں سے ’’ضاد‘‘ کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ یہ صرف عربی زبان کا لفظ ہے نیز اس حرف کی ادائیگی دوسرے حروف کی بہ نسبت کچھ مشکل بھی ہے مگر اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ اس کی ادائیگی ناممکن ہو۔ اگر کوئی شخص نماز میں حرفِ ضاد کو صحیح ادا نہیں کر پاتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں **ایک بات** یہ یاد رکھیے! کہ جس شخص سے ضاد کا حرف صحیح ادا نہیں ہوتا اسے کسی ماہر قاری صاحب سے مشق کرنا ضروری ہے اور یہ مشق ہمیشہ جاری رکھی جائے۔ اگر مشق کے باوجود کچھ کمی رہے تو گناہ کا درجہ نہیں رہے گا، اور جب حروف کی ادائیگی درست ہو جائے تو مشق کرنا بند کر دیجیے۔

دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہئے جو شخص باوجود ماہر قاری ہونے کے ضاد کی جگہ دال پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہوگی، شرط یہ ہے کہ جان بوجھ کے ایسا کیا ہو، اور اگر اس سے بلا قصد ضاد کی جگہ دال یا دوسرا حرف نکل جائے تو نماز درست ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ ضاد کا مخرج زبان کا بغلی کنارہ اور داڑھوں کی جڑ ہے جب کہ دال کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ ہے۔

جناب مفتی سعد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ’’فتاویٰ سعدیہ‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ضاد کی آواز دال کے ساتھ حقیقت میں مشابہت نہیں رکھتی، ہاں! ناواقف لوگ اس کو دال کے مشابہ سمجھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ البتہ ضاد اور ظاء میں فرق کرنا کافی مشکل ہے عوام تو کیا خواص بھی اس میں بہت کم فرق کرتے ہیں۔

’’اَعذار القرآن‘‘ میں صفحہ 77 پر قاری محمد اسماعیل پانی پتی لکھتے ہیں کہ ’’ضاد کی جگہ قصدًا ظاء یا دال پڑھنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔

ایک حرف کا دوسرے حرف سے تبدیل ہو جانا یہ ’’لحنِ جلی‘‘ ہے۔ اور لحنِ جلی کرنا حرام ہے۔

بسا اوقات اس سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ (از جمال القرآن) علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ جس نے ضاد کو جان بوجھ کر دال پڑھا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

ضاد کا صحیح تلفظ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ہے باقی درجِ ذیل سب صورتیں غلط ہیں:

ضاد کے غلط تلفظ				
وَلَا الضُّوَالِّيْن	وَلَا الظَّالِّيْن	وَلَا الظُّوَالِّيْن	وَلَا الذَّالِّيْن	وَلَا الذُّوَالِّيْن
وَلَا الزَّالِّيْن	وَلَا الزُّوَالِّيْن	وَلَا الدَّالِّيْن	وَلَا الدُّوَالِّيْن	وَلَا الغُدَالِّيْن
وَلَا الجَّالِّيْن	وَلَا الجُّوَالِّيْن	وَلَا الطَّالِّيْن	وغیرہ یہ سب غلط طریقے ہیں۔	

اس موضوع پر تفصیلی مضمون، فتاویٰ، آراء، تحقیقات، دیکھنی ہوں تو مولانا قاری حبیب الرحمٰن صاحب کے رسالہ کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے تفصیل اکٹھی کر دی ہے رسالہ کا نام ہے "تلفظ ضاد"۔ **پتہ** جامعہ صدیقیہ، توحید پارک، گلشن راوی۔ لاہور

تبصرۂ کُتب و تعارُف

نام: حکمتِ قرآن

تصنیف: جسٹس شہزادو شیخ

صفحات: 264

پتہ: Mission unto Light international, Larkana

درج قیمت: 300/ روپے۔

رابطہ نمبر: 0300-3413049

زیرِ تبصرہ کتاب میں مصنف ایک لفظ مثلاً "دُعا" ذکر کرتے ہیں اور اس کے لفظی معنی بیان کرنے کے بعد اس سے متعلقہ قرآنی آیات کو بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح کے 55 عنوانات قائم کر کے متعلقہ قرآنی آیات کو ذکر کیا ہے۔

کتاب میں کچھ جگہ لفظی غلطیاں نظر آتی ہیں، مثلاً ملاحظہ کو ملاحضہ، نکتہ کو نقطہ وغیرہ۔

پوری کتاب میں آیات کے ترجمہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ اگرچہ حوالہ ساتھ دے دیا گیا ہے مگر عربی عبارت ساتھ دی جاتی تو بہتر ہوتا۔

مزید یہ کہ آیاتِ قرآنیہ کے مفہوم کے لئے تفاسیرِ قرآن اور احادیثِ مبارکہ (جو کہ قرآن کی تفسیر ہیں) کو پیشِ نظر رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

تبصرہ نگار: ابو ناجیہ، لاہور

از
جناب
محمد راشد صاحب
ڈیرہ اسماعیل خان

ماہ نامہ علم و عمل کے 100 شمارے ایک نظر میں

اُمّتِ محمدیہ کی پہلی اُمّتوں پر برتری اور فوقیت کی ایک بڑی وجہ وہ ذمّہ داری بھی ہے جو اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دیگر افرادِ اُمّت کے ایمان و اعمال کی فکر کے ساتھ وابستہ ہے تا کہ ہر فرد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر کے ہمیشہ کی کامیابی سے ہم کنار ہو جائے۔ تبلیغ و دعوت کے ضمن میں اس ذمّہ داری کو علماء اُمّت مختلف انداز سے نبھاتے آرہے ہیں، رسائل اور کُتبِ دینیہ کی اشاعت بھی دعوت و تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ اس وقت ملک بھر میں لاتعداد دینی ماہ نامے چھپ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن مساعی (کوششوں) کو افرادِ اُمّت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ اِسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی **ماہ نامہ علم وعمل لاہور** کا اِجراء بھی ہے۔ جو شیخ الحدیث و مصلح الاُمّت حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں شائع ہو رہا ہے اور رسالہ کے مدیر مولٰنا محمد عتیق الرحمٰن صاحب ہیں۔ ان حضرات کے اخلاص، دُعاؤں کی برکت اور قارئین کرام کی محبّت سے **ماہ نامہ علم وعمل لاہور** روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ محدود تعداد میں چھپنے والا یہ رسالہ اب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے اور ماشاء اللہ تعالیٰ لاکھوں قارئین کی نظروں سے گزرتا ہے، رسالہ نہ صرف عوام بلکہ خواص میں بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو کہ کارکنانِ ادارہ کے اخلاص کی علامت ہے۔ (اللہ تعالیٰ مزید ترقّی عطا فرمائے۔ آمین)

ماہ نامہ علم وعمل لاہور کے 100 شمارے مکمل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ

اعداد میں 100 کے نمبر کو ایک خصوصیت حاصل ہے۔ کھیلوں کی دنیا میں سنچری کو خاص اہمیت دی جاتی ہے اور اسے بطورِ ریکارڈ یاد رکھا جاتا ہے۔ ”علم وعمل“ کے 100 شمارے مکمل ہونے پر کچھ معلومات قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کی جاتی ہیں:۔

1. پہلے پہل رسالہ ”علم وعمل، لاہور“ کا اِجرا ”سہ ماہی“ بنیادوں پر ہوا تھا۔ پہلا سہ ماہی رسالہ بابت ستمبر تا نومبر 2002ء تھا۔ اور پانچواں سہ ماہی شمارہ بابت ستمبر/اکتوبر 2003ء تھا، سہ ماہی شمارہ 48 صفحوں پر مشتمل ہوتا تھا اور قیمت صرف -/4 روپے رکھی گئی تھی۔

2. پہلا باضابطہ ”علم وعمل“ کا شمارہ نومبر 2003ء میں شائع

ہوا، صفحات کی تعداد 32 تھی اور قیمت صرف -/5 روپے رکھی گئی۔ 3 شمارہ نمبر 46 یعنی چار سال تک قیمت صرف -/5 روپے رہی۔ایک سال تک -/7 روپے پھر بعد میں قیمت -/10 روپے اور اجراء کے آٹھ سال بعد یعنی شمارہ نمبر 97 سے رسالہ کی قیمت -/15 روپے کردی گئی جو تاحال برقرار ہے۔

4 رسالہ کی انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ ہر مضمون اور ہر تحریر مستنداور باحوالہ ہوتی ہے، قیمتی مضامین کے علاوہ چوکھٹوں میں بہت اہم باتیں رقم کی جاتی ہیں جوکہ حاصل مطالعہ ہوتی ہیں۔

5 مضامین عام فہم اور آسان ہوتے ہیں، مضامین نہ صرف عوام الناس بلکہ بچوں، خواتین، طلباء واہل علم کی مناسبت سے بھی ماہ بہ ماہ پیش کئے جاتے ہیں۔ گویا رسالہ سے تمام طبقات استفادہ کرسکتے ہیں۔

6 اسلامی مہینوں اور خاص ایّام سے متعلقہ مضامین بروقت قارئین تک پہنچا کر اُن کی دینی رہنمائی کی جاتی ہے اس لئے کہ بروقت مضامین کی اطلاع سے عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

7 اُمّت تک 40 احادیث پہنچانے پر خاص بشارت منقول ہے۔الحمدللہ ''علمِ حدیث'' و درسِ حدیث کے مستقل عنوان اور دیگر مضامین میں رقم کردہ حدیثوں کو ملا کر دیکھا جائے تو اب تک ہزاروں احادیث (باحوالہ) قارئین تک پہنچائی جاچکی ہیں۔

8 ''فہم قرآن'' کے عنوان سے اب تک 10 رکوع کا آسان ترجمہ وتشریح وتفسیر پیش کی جاچکی ہے۔جس کے ذریعہ قارئین قرآنی علوم سے مستفید ہورہے ہیں۔

9 طبّ اور ڈاکٹر حضرات کی دینی رہنمائی کے لئے شمارہ نمبر 45 ڈاکٹر ایڈیشن (صحت نمبر) نکالا گیا، جو بالعموم پسند کیا گیا۔حضرت مولانا حسن جان شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے اظہارِ مسرّت فرمایا اور اس کی عام اشاعت کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ 10 ٹائٹل کے آخری صفحہ پر بہت ہی قیمتی اور اُمّت کی دینی ضرورت کو مدِّنظر رکھ کر مختلف تحریریں شائع کی جاتیں ہیں۔بالخصوص شمارہ نمبر 50 کے آخر پر 100 ممالک کی جہتِ قبلہ کو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

اکابر علماء ومشائخ کی آراء: ان دس خصوصیات کی بناء پر ماہ نامہ علم وعمل کو دیگر رسائل پر انفرادیت حاصل ہے۔یہی وجہ ہے کہ عوام الناس کے علاوہ اکابر مشائخ بھی اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتے رہتے ہیں، چند آراء ملاحظہ ہوں:

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم فرماتے ہیں (صدر وفاق المدارس)

''یہ رسالہ اپنے متنوع اور مفید مضامین کے اعتبار سے اچھی خاصی مفید معلومات پر مشتمل ہوتا ہے۔ (اقتباس شمارہ نمبر 9)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں

’’ماشاء اللہ مضامین کا انتخاب حالاتِ حاضرہ کی ضروت کے مطابق ہوتا ہے اوراس کے ہر صفحہ سے قاری ایک نیا فائدہ حاصل کرتا ہے‘‘۔(اقتباس شمارہ نمبر 17)

حضرت الحاج محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب زید مجدہم نے رسالہ سہ ماہی کے اجراء کا آغاز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سہولتیں عطا فرمائے اور شرفِ قبولیت سے نوازیں۔آمین (اقتباس شمارہ نمبر 1)

علم و عمل کے اجراء کا مقصد

حضرت صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم رسالہ کے اجراء کے موقع پر فرماتے ہیں

’’عقائد واحکامِ اسلام کی تبلیغ، عوام کو وعظ ونصیحت اور مخالفین کو حکمتِ عملی اور پیار سے سمجھانا یہ کام ہم اس دینی رسالہ کے ذریعہ سرانجام دینا چاہتے ہیں۔اس میں تینوں قسم کے عمدہ مضامین شائع کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ (اقتباس سہ ماہی شمارہ نمبر 1)

تعارفِ کتب: ماہ نامہ علم وعمل کے ذریعہ تبصرۂ کتب کے تحت سو سے زائد کتب کا تعارُف پیش کیا جا چکا ہے۔نیز ادارہ کی اپنی مطبوعات کا تعارُف بھی ہوجاتا ہے جس سے بہت سے قارئین تک رسالہ ہذا کے ذریعہ اطلاع ہوجاتی ہے۔مثلاً مدیر ماہ نامہ علم وعمل کے شمارہ نمبر 65 تک چھپنے والے 180 تحقیقی مضامین بنام’’گلدستہ علم وعمل‘‘ کی اشاعت،’’علوم ومعارف‘‘، ’’گلدستہ مضامین‘‘، ’’حیاتِ سرور‘‘، ’’اعمال مغفرت‘‘ ودیگر تالیفات سے کثیر تعداد میں قارئین مطلع ہوئے اوران کی خوب اشاعت ہوئی۔

جامعہ عبداللہ بن عمر: بحمداللہ جامعہ عبداللہ بن عمر پچھلے سترہ برس سے عوام الناس کی علمی ودینی تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ملک بھر میں مدرسہ کے تعارف اوراس کی ہمہ جہت خدمات میں ’’ماہ نامہ علم وعمل لاہور‘‘ کی اشاعت نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔نیز حضرت مولانا صوفی صاحب مدظلہ کی سرپرستی سے بھی جامعہ دن بہ دن ترقی کی منازل طے کررہا ہے۔

ادارہ کے متعلق حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی رائے

’’آج کل مدارس کی کثرت تو بہت ہے...لیکن دینی مدرسہ درحقیقت صرف حروف و نقوش کا علم سکھانے والا نہیں ہوتا وہ ساتھ ساتھ ایک تربیت گاہ ہوتی ہے۔اطلاعات ملتی رہتی ہیں کہ حضرت (صوفی صاحب) کے فیض سے یہاں (یعنی جامعہ عبداللہ بن عمر) میں تعلیم کے ساتھ

تربیت کا بڑا اہتمام ہے۔ یہ چیز سارے مدارس کے لئے بڑی قابلِ رشک ہے۔ (اقتباس شمارہ نمبر 67)

یہی وجہ ہے کہ جامعہ عبداللہ بن عمر میں ہر ماہ کسی صاحبِ نسبت بزرگ شخصیت کا تربیتی بیان ہوتا ہے نیز طلباء کی تربیت کی خاطر سات خصوصی مقاصد کے تحت مدرسہ کے 15 سالہ طلباء کے جوڑ کا اہتمام کیا گیا اِن سات مقاصد اور جوڑ کی اطلاع کی تفصیل شمارہ نمبر 77 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جامعہ کے مذکورہ تعارُف کے بعد اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جامعہ کی ظاہری و باطنی ترقی میں ''ماہ نامہ علم وعمل'' کا بھی خصوصی عمل دخل ہے۔ کیوں کہ ہر ماہ اخبارُ الجامعہ کے ذریعے مدرسہ کے حالات، درسی نظام الاوقات، دینی خدمات، ''ماہ نامہ علم وعمل'' کا اجراء اہل علم کی آمد، تعمیری منصوبوں کے احوال معلوم ہوتے رہتے ہیں لہٰذا مدرسہ سے متعلق اُمور کے لئے ایک مؤثر و مفید ذریعہ ہے اس طرح قارئین کو مدرسہ کی حسبِ توفیق مالی معاونت اور دعواتِ صالحہ کا موقع مل جاتا ہے۔ نیز جامعہ میں پچھلے دس سالوں یعنی ۱۴۲۳ھ سے قربانی کا بھی اہتمام ہو رہا ہے۔ اس دعوت پر ہر مال دار صاحبِ نصاب کو اطلاع بہم پہنچانے کا ذریعہ بھی یہی ''ماہ نامہ علم و عمل'' ہے۔ اللہ تعالیٰ رسالہ کو ہر طرح ترقی عطا فرمائے اور اس کے اراکین کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

دعوت فکر و عمل : قارئین کے سامنے ''ماہ نامہ علم وعمل'' کی ہر جہت میں مختلف دینی خدمات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً رسالہ کے مطالعہ سے جن قارئین کو دینی فائدہ ہو رہا ہے یا اصلاحِ معاشرہ کی سمت جو پیشِ رفت ہو رہی ہے وہ مزید براں ہے۔ قارئین کو رسالہ کی اثر پذیری کا خود بھی اندازہ ہوگا۔ آج کل جرائد و رسائل کی بہتات ہے۔ ایسے میں کسی مستند و اہل حق کی سرپرستی میں شائع ہونے والا رسالہ بہت غنیمت ہے۔ اس کی دل سے قدر کرنی چاہئے۔ 32 صفحات میں درجنوں مضامین و دیگر معلومات پر مشتمل ایک خوبصورت رسالہ صرف -/15 روپے میں بغیر کسی تجارتی اشتہار کے پیش کرنا صرف جذبۂ دعوت و تبلیغ کا مظہر ہے۔ ورنہ اس مہنگائی کے دور میں کاغذ، طباعت وڈاک کے مصارف میں اتنی کم لاگت کے ساتھ رسالہ کا جاری رکھنا دعوتی پیشکش ہی کہی جاسکتی ہے۔ تجارت و نفع کی تو غرض ہو ہی نہیں سکتی۔

آپ اس رسالہ کے باقاعدہ قاری ہیں۔ اس رسالہ اور اس کے مضامین کو نافع سمجھتے ہیں تو بحیثیت ایک مسلمان یہ آپ کی شرعی ذمّہ داری ہے کہ آپ جذبۂ خیر خواہی سے یہ رسالہ دوسرے احباب کو بھی خریدنے کی دعوت دیں۔ سرِدست آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ صرف ایک ساتھی کو بھی تیار کرلیں تو کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کا کیا اثر ہوگا؟ تو آیئے! ہم آپ کو بتائیں کہ اس کاوش سے قارئین کی تعداد دگنی ہوجائے گی۔ نیز آپ کا یہ اقدام اصلاحِ معاشرہ کا بھی ذریعہ بن جائے گا۔ تو کیا آپ اس کام کے لیے تیار ہیں؟ تو پھر..... ہمت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے آسانی فرمائے۔ آمین

قسم کی قِسمیں و احکام اور کفارہ کی صورتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدیر
ماہ نامہ علم و عمل، لاہور
ateeqlahore@gmail.com

نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن.

قرآن کریم میں حق تعالیٰ جل شانہٗ قسم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ”کہ تم سے تمہاری قسموں میں لغو قسم پر اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہیں فرماتے لیکن مؤاخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم (مضبوط) کردو، سو اس کا کفّارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے، اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو، یا اُن کو کپڑا دینا، یا غلام آزاد کرنا ہے۔ جو یہ نہ کرسکے تو تین دن کے روزے ہیں یہ کفّارہ ہے تمہاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھالو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھا کرو“۔ [المائدۃ:89]

حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جب تم کسی بات پر قسم اُٹھاؤ پھر اس کے علاوہ چیز کو اس سے بہتر خیال کرو تو اپنی قسم کا کفّارہ دے کر اُس بہتر چیز کو کرلو یعنی قسم توڑ کر اُس کا کفّارہ دے دو“۔ [مسلم:1273/3]

قسم کی تین قِسمیں ہیں: (1) **یمینِ لغو** یعنی کسی گزشتہ واقعہ پر بے علمی کی وجہ سے جھوٹی قسم کھالی مثلاً قسم کھا کر کہا کہ زید آگیا ہے، حالاں کہ زید نہیں آیا تھا۔ اُس نے اپنی سمجھ کے مطابق یہ سمجھ کر قسم کھائی تھی کہ زید واقعی آگیا ہے۔ اِس میں گناہ بھی نہیں بنتا اور کفّارہ بھی نہیں آتا۔

(2) **یمینِ غموس** گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے مثلاً قسم کھا کر یوں کہے کہ ”میں نے فلاں کام نہیں کیا“، حالاں کہ کیا تھا، یا یوں کہے کہ ”فلاں آدمی نے یہ جرم کیا ہے“ حالاں کہ اُس نے نہیں کیا تھا۔ ایسی قسم کھانے سے کبیرہ گناہ بھی بنتا ہے، اس کا بڑا سخت وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دن رات توبہ استغفار کرے اور معافی مانگے، یہی اس کا کفّارہ ہے اس کے سوا اِس قسم کا کوئی کفّارہ نہیں۔

(3) **یمینِ منعقِدہ** کہ آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے اور پھر قسم کو توڑ ڈالے۔ قسم توڑنے پر توبہ بھی کرنی چاہئے اور کفّارہ بھی لازم آتا ہے۔

قسم کا کفّارہ: آئندہ زمانہ کی کھائی ہوئی قسم کو جو بندہ توڑ دے تو اُس کی قسم کے کفّارہ میں اوّلاً تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرلینا کافی ہے: (1) غلام آزاد کرنا، غلام چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ اس زمانہ میں چوں کہ غلام باندیاں پوری دُنیا میں نہیں ملتے اس لئے غلام آزاد کرنے کی عملی صورت نہیں اپنائی جاسکتی۔ (2) دس محتاجوں کو درمیانہ درجہ کا کپڑا دے دے جس سے وہ

نماز کے لئے اپنا بدن ڈھانپ سکیں۔ اگر عورت کو کپڑا دے تو اُس کے ساتھ ایک بڑی چادر بھی دے جس کے ساتھ وہ اپنا سارا جسم ڈھانپ سکے۔ (3) دس محتاجوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا دے یعنی اُن کو مالک بنا دے تو بہتر ہے اور اگر کھلا ہی دے تو بھی کافی ہے۔

دس مسکینوں کو کھانا کھلانے کی تفصیل: اِس کی مختلف صورتیں ہیں:

1 دس مسکینوں میں سے ہر محتاج کو پونے دو سیر گندم یا آٹا یا اس کے برابر مالیت دے دی جائے۔ 2 دس محتاجوں کو صبح و شام دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔ 3 دو دِن شام کو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ 4 یا دو دن صبح کو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ 5 ایک ہی محتاج کو دس دن تک صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو بھی کافی ہوگا۔ 6 اگر ایک محتاج کو بیس دن تک صبح کا کھانا دیا یا رمضان میں بیس راتیں شام کا کھانا دیا تو بھی کافی ہو جائے گا۔ 7 پانچ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا اور پانچ کو کپڑے دے دیئے تو بھی کافی ہو جائے گا۔ (تفسیرِ مظہری)

اِن صورتوں میں کفّارہ ادا نہ ہوگا: 1 یاد رکھئے! کہ اگر دس محتاجوں کو صبح کا کھانا دیا اور اِن کے علاوہ دوسرے دس محتاجوں کو شام کا کھانا دیا تو کافی نہ ہوگا۔ 2 اگر ایک محتاج کو صبح کا کھانا دس دن دیا اور اس کے سوا کسی اور شخص کو دس دن شام کا کھانا دیا تو بھی کفّارہ ادا نہ ہوگا۔ 3 اگر ایک محتاج کو ایک ہی دن میں دس محتاجوں کا کھانا دے دیا تو بھی کفّارہ ادا نہ ہوگا جب کہ کھانے کی قیمت دس محتاجوں کو دے دے تو کفارہؔ ادا ہو جائے گا۔ یعنی دس مرتبہ میں دس آدمیوں کی خوراک کا ایک ہی دن میں ایک ہی شخص کو مالک بنا دینا جائز ہے یعنی ایک ہی دن دس مرتبہ کھانا کھلانا کافی نہیں کیوں کہ تملیک کی ضرورت ایک دن میں کئی بار ہو سکتی ہے مگر کھانے کی ضرورت ایک دن میں دس بار نہیں ہوتی اس لئے اگر ایک دم دس مسکینوں کا کھانا ایک مسکین کو دے دے تو جائز نہیں۔ 4 اگر بیس آدمیوں کو ایک ہی وقت کھانا کھلا دیا تو بھی کفّارہ ادا نہ ہوگا۔ 5 قسم توڑنے سے پہلے اگر کفّارہ ادا کر دیا تو بھی اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

کفّارہ میں تین روزے بھی رکھے جا سکتے ہیں مگر کب؟ قسم کے کفّارہ میں اوّلاً اوپر لکھی گئی تین صورتوں میں سے اگر کھانا بالکل کسی صورت میں ادا نہ کر سکے تو پھر ایک قسم کے کفّارہ میں تین روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں۔ تین روزوں کے درمیان صاحبِ توفیق ہو گیا تو جو روزہ رکھا ہوا ہے اُسے پورا کر لینا چاہئے اور پھر مالی کفّارہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر روزہ درمیان میں ہی توڑ دیا تو اس روزہ کی قضا نہیں ہے البتہ روزہ توڑنا اچھا عمل نہیں ہے۔

یاد رکھئے! بیس درہم (13 تولہ چاندی کی مالیت) رکھنے والا شخص صاحبِ توفیق ہے وہ روزے نہیں رکھ سکتا۔

ماخوذ از تفسیر مظہری جلد نمبر۳، فقہ حنفی، آپ کے مسائل اور اُن کا حل

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امتحان میں کامیابی کے گُر

نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:۔

"اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرو جو تمہیں فائدہ دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور خود کو بے یارومددگار مت سمجھو"۔ [مسلم:2664]

امتحان میں کامیابی کے گُر: (1) ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ "اے میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ فرما"۔ [طٰہٰ:114]

اور یہ دُعا مانگیے: اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ لِیْ صَدْرِیْ وَسَھِّلْ لِیْ اَمْرِیْ۔

"اے اللہ! میرے سینے کو میرے لئے کشادہ فرما اور میرے امر (یعنی امتحان) کو میرے لئے آسان فرما"۔ (آمین)

(2) اپنے تمام کاموں میں نظم الاوقات کی پابندی کی جائے۔ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، پڑھنا اس کے لئے اگر اوقات طے ہوں تو تمام کام بآسانی ادا ہوجاتے ہیں بلکہ اوقات میں برکت آجاتی ہے۔

اس لئے یہ نظم الاوقات کی پابندی تمام زندگی کا وظیفہ ہے۔ اسی کا حصّہ ہے کہ کمرۂ امتحان میں جانے سے پہلے آپ کی نیند پوری ہوتا کہ آپ بیدار مغزی کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں اور آپ امتحان کے مقررہ وقت پر امتحان گاہ میں پہنچ سکیں۔ (3) امتحان میں درکار اپنی تمام مطلوبہ اشیاء کی بروقت تیاری تا کہ عین وقت میں آپ پریشانی سے بچ جائیں۔

(4) گھر سے نکلتے وقت مسنون دعا پڑھنا اور اپنے والدین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرنا۔

(5) اپنی نصابی تیاری مکمل کیجئے، اس سوچ کے ساتھ کہ امتحان میں جو بھی سوال آئے گا اس کو حل کیا جاسکے اور کسی کے کہنے میں آکر نا اُمّید نہ ہوجائیں بلکہ پُر اُمّید ہو کر امتحان گاہ میں داخل ہوں۔

(6) پرچہ شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھ لیں تا کہ اس کی برکت سے آسانی ہو اور کامیابی مُقدّر بنے

(7) پریشانی اور مصائب میں اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کیا جاتا ہے وہی قاضیُ الحاجات اور دافعُ البلیّات ہے (یعنی حاجات کو پورا کرنے والا اور مصائب کو دور کرنے والا) اس لئے اگر آپ مشکل مقام پر پھنس گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے آسانی طلب کیجئے اور دُعا کریں کہ وہ آپ کی مشکل کو دور کردے۔ (8) سب سے پہلے آسان سوالوں کا جواب دینے کا ارادہ کریں اور اس کے بعد مشکل سوالوں کا۔ سوالات پڑھتے وقت اپنے آئیڈیاز (خیالات) کو لکھتے جائیں جنہیں آپ بعد میں جواب دیتے وقت استعمال کرسکتے ہیں۔ (9) آپ آسان سوالوں کے جوابات دینے کے بعد زیادہ نمبروں والے سوالات کو حل کریں اور ایسے سوالات آخری وقت کے لئے چھوڑ دیں جن کے جوابات دینے کے لئے زیادہ وقت درکار ہو، یا جن کے نمبر کم ہوں، یا جو آپ کو آتے نہ ہوں۔

(10) کثیر الامتحانی سوالات کے جوابات دیتے وقت دھیان سے سوچئے اور دُرست جواب کا انتخاب کریں... اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ نے دُرست جواب کا انتخاب کیا ہے تو آپ اپنے ذہن میں وسوسے نہ آنے دیں، اگر وسوسہ آئے تو اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ اگر آپ نے ایک سوال کا جواب منتخب کرلیا تو پھر اس کو اس وقت تک تبدیل نہ کریں جب تک اس کے غلط ہونے کا یقین حاصل نہ ہوجائے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اکثر درست جواب وہی ہوتا ہے جو پہلے پہل طالب علم کے ذہن میں آتا ہے۔

(11) سوال کے شروع میں اپنے جواب کے اہم اور بنیادی نکات بیان کریں کیوں کہ یہی وہ چیز ہے جس کی ممتحن کو تلاش ہے۔ (12) اپنے پرچہ کے حل ہوجانے پر نظرِ ثانی ضرور کیجئے۔ (13) جلدی اور تیز لکھنے سے گریز کیجئے اور یہ بات ہرگز نہ سوچیں کہ بہت سے طلباء آپ سے پہلے امتحان دے کر جاچکیں ہوں گے۔ (14) نقل کرنا حرام ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: [مسلم: 294] ''جو کوئی دھوکہ دیتا ہے (جیسا کہ نقل بھی دھوکہ کی ایک صورت ہے) وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور کسی ناجائز ذرائع سے اپنے پیپرز میں ہرگز مدد نہ لیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس دُنیا میں کامیاب کرے اور بعد میں آنے والی زندگی میں بھی ہم کو سرخرو کرے اور ہمیں اپنی رضا نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

تجارت کے شرعی آداب

یکے از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب مدظلہ

1 تجارت کا مقصد حلال روزی کمانا ہو۔ نبی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ "سب سے افضل عمل کون سا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کا اپنے ہاتھ سے کیا ہوا کام اور خرید وفروخت کا ہر وہ معاملہ جو شرعی شرائط کے ساتھ کیا گیا ہو"۔ [مسند احمد: 17265]

2 تجارت میں امانت داری اور سچّائی کا اہتمام کرے، اپنی چیز کی تعریف میں جھوٹی مبالغہ آرائی نہ کرے بلکہ اس کی صرف وہ خوبیاں بیان کرے جو اس میں موجود ہوں اور اس حد تک بیان کرے جس حد تک اس کے اندر ہوں۔

ایک حدیث میں ہے کہ: "اگر خرید وفروخت کرنے والے سچ بولیں اور اگر چیز میں خرابی ہو تو اسے بیان کردیں تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملے کو بابرکت بنادیتے ہیں لیکن اگر جھوٹ بولیں اور عیب کو چھپائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملہ سے برکت اُٹھالیتے ہیں"۔ [ترمذی: کتاب البیوع]

3 معاملے کے اندر نرمی کے پہلو کو اختیار کیا جائے، وہ اس طرح کہ وہ دوکان دار خود نرمی کرتے ہوئے کچھ قیمت کم کردے اور خریدار بے جا دوکان دار کو کم قیمت بیچنے پر پابند نہ کرے اور غیر ضروری شرطیں نہ لگائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو کوئی چیز بیچتے وقت، خریدتے وقت اور اپنا حق مانگتے وقت نرمی سے کام لیتا ہے"۔ [بخاری: 2076]

4 خریدار سے بہت زیادہ نفع نہ لیا جائے، کم نفع لیا جائے کیوں کہ اس میں خیر وبرکت بھی ہوتی ہے اور خریدار کے لئے سامان خریدنے میں آسانی بھی، اس سے دوکان دار کے اندر قناعت کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ طرزِ عمل لوگوں کو اس سے خریداری کرنے پر اُبھارتا بھی ہے کہ لوگ وہاں سے خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں اشیاء نسبۃً کم قیمت پر دستیاب ہوں اس طرح بابرکت تجارتی سرگرمی وجود میں آتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ تاجروں سے فرمایا کہ "تم تھوڑے نفع کو مت لوٹاؤ ورنہ زیادہ نفع سے محروم ہوجاؤ گے (یعنی اگر تم کم نفع لے کر نہیں بیچو گے بلکہ مہنگے داموں فروخت کرو گے تو لوگ تمہارے پاس نہیں آئیں گے تو تمہیں زیادہ نفع کیا ملتا بالکل نفع ہی نہیں ملے گا)۔ (احیاء العلوم 72/2)

حدیث: جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اس کو کافی ہوجائیں گی۔ [بخاری: 4722]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (عشرہ مبشّرہ) میں سے ہیں انتہائی مال دار تھے۔
کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ کی مال داری کا سبب کیا ہے؟ فرمایا کہ ''میں نے کبھی کسی نفع کو نہیں لوٹایا''۔ (حوالہ سابقہ 73/2) یعنی زیادہ نفع کمانے کی فکر نہیں کی بلکہ جتنا نفع ملا اس پر بیچ دیا۔

5 قسم کھانے سے مکمل طور پر بچا جائے، جھوٹی قسم کھانا تو بالکل ناجائز اور حرام ہے۔ سچّی قسم بھی نہیں کھانی چاہئے کہ ایک معمولی بات کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کو استعمال کرنا بے ادبی کی بات ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ عُرۡضَةً لِّاَيۡمَانِكُمۡ [البقرۃ:224]
''اور مت بناؤ اللہ کے نام کو نشانہ اپنی قسمیں کھانے کے لئے''۔

ایک حدیث میں ہے کہ: ''قسم سامانِ تجارت کو تباہ کر دیتی ہے اور اس کی وجہ سے برکت اُٹھ جاتی ہے''۔ [بخاری: 2087، مسلم: 1606]

6 جس کو سامان بیچا جائے یا جس سے خریدا جائے اس کے ساتھ خیر خواہی والا معاملہ کیا جائے
حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے نبی علیہ السلام کی بیعت کی اس بات پر کہ میں دینی احکام کی مکمل اطاعت کروں گا اور مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کروں گا۔
[بخاری: کتاب الاحکام، مسلم: کتاب لایمان]

21

7 صدقہ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ غلطی سے خرید و فروخت میں کوئی غلط بیانی، بداَخلاقی وغیرہ ہو گئی ہو تو اس کی تلافی ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تاجروں سے فرمایا:
''بلاشبہ شیطان اور گناہ خرید و فروخت کے معاملہ کے وقت آ پہنچتے ہیں، لہٰذا تم اپنی بیع کے ساتھ صدقہ کو بھی ملاؤ''۔ [ترمذی: کتاب البیوع]

8 خرید و فروخت سے متعلق شریعت کے احکام بھی سیکھیں، جو لوگ تاجر ہیں شرعاً ان کے لئے خرید و فروخت کے احکام معلوم کرنا ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں ایک دفعہ حکم جاری فرمایا کہ ''ہمارے بازار میں کوئی ایسا شخص کاروبار نہ کرے جسے اس کے شرعی احکام معلوم نہ ہوں''۔ [ترمذی: 487]

بہت سے لوگ شرعی احکام جانے بغیر تجارت کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کی فکر رکھنی چاہئے کہ میری تجارت شریعت کے احکام کے مطابق ہے یا نہیں؟
نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی کو اپنی کمائی کے بارے میں کوئی فکر نہ ہو گی کہ میں نے حلال طریقہ سے کمایا یا حرام طریقہ سے''۔ [بخاری: 2059]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدیر ماہنامہ علم وعمل لاہور

نواب ہوں تو ایسے

عارف باللہ شیخ المشائخ

حضرت مولانا نواب محمد عشرت علی قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

کی وفات کے موقع پر

مختصر حیاتِ عشرت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

تاریخ ولادت ووفات وجنازہ: عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت مولانا نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۵؍رجب ۱۳۳۸ھ بمطابق 1920ء میں پیدا ہوئے۔

جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات تقریباً پونے ایک بجے ۵؍صفر ۱۴۳۳ھ بمطابق 31 دسمبر 2011ء دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دارالعلوم کراچی میں تقریباً ڈیڑھ بجے دوپہر نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ علماء عظام وطلباء کرام اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے الحمدللہ نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

اور حضرت نواب صاحب کو دارالعلوم کے پرانے قبرستان میں حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سرہانے سپردخاک کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ حضرت کی قبر کو جنّت کا باغ بنادیں، اور کشادہ فرمادیں اور حضرت کی روح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں ٹھہرادیں آمین۔

حضرت نواب صاحب کے والد ماجد کا نام محمد مسعود علی خان تھا، بہت نیک آدمی تھے۔ دادا نواب لیاقت حسین خان صاحب حضرت گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ والدہ محترمہ کا اصلاحی تعلق حضرت حکیم الأُمّت سے تھا۔ اور دادی جان کا تعلق حضرت حاجی امداداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے تھا۔ اسی طرح حضرت نواب صاحب کے نانا، نانی، پرنانا، پرنانی سب نیک تھے۔ اور نواب ہونے کے باوجود صاحبِ نسبت بزرگ تھے۔ اور حضرت کے خاندان کی خواتین بقول حضرت حکیم الأُمّت رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت کی رابعہ بصریہ (کی طرح) ہیں۔

(1) حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت انڈیا کی ریاست باغپت کے صحیح نوابوں میں

سے ایک نواب تھے۔ بعد میں دنیا چھوڑ چھاڑ کر پاکستان تشریف لائے، یہاں بھی آپ کے پاس بہت زمین اور بہت کچھ تھا، مگر دین پر ہمیشہ نہ صرف عمل کیا بلکہ استقامت اور مستقل مزاجی کے ساتھ آخری سانس تک دین پر چلتے رہے اور ساری زندگی اسی کی دعوت دیتے رہے۔ 2 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ گنتی کی ان چند ہستیوں میں سے تھے جو مال دار اور نواب ہونے کے باوجود شریعت پر عمل کرنے میں فرق نہیں آنے دیتے تھے یعنی حالات جیسے بھی رہے ہوں حضرت نواب صاحب نے دین کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑا۔ 3 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بچپن ہی سے حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت وصحبت میں چلے گئے تھے نہ صرف فیض حاصل کیا بلکہ بیعت ہوئے اور خوب دُعائیں بھی لیں۔

4 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھانا کھانے اور ایک ہی پیالہ (برتن) میں کھانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اسی کو حضرت نواب صاحب یوں تعبیر فرماتے تھے کہ مجھے حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونے کا شرف ملا ہے۔ 5 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم باعمل شخصیت تھے۔ باقاعدہ کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل تو نہ تھے مگر علمِ دین کی ضروری کتب (عربی و فارسی کی اکثر کتابیں) ماشاء اللہ تعالیٰ پڑھیں۔ جب فارغ ہوئے تو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خود حضرت نواب صاحب کی دستار بندی فرمائی۔ حضرت نواب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ پگڑی میں نے سنبھال کر رکھی ہے، کبھی کبھی پہن لیتا ہوں۔ 6 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ویسے کراچی رہا کرتے تھے مگر مسیح الاُمّت حضرت مولٰنا مسیح اللہ خان صاحب (جلال آباد، انڈیا والوں) کے مشورہ سے اسلام آباد بھی قیام شروع فرمایا۔ باطنی، دینی، روحانی ضروریات کے پیشِ نظر سال میں آپ کچھ عرصہ اسلام آباد میں اور کچھ کراچی گزارا کرتے تھے۔ 7 حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اُن سات قسم کے خوش نصیبوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ داخل ہیں جنہیں عرش کے سایہ میں وی وی آئی پی جگہ ملنی ہے۔ بخاری ومسلم شریف کی روایت کے مطابق سات قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں جگہ پائیں گے:

1 انصاف کرنے والا بادشاہ 2 وہ شخص جو جوانی سے ہی عبادت کرتا رہے 3 وہ شخص جس کا

دل مسجد میں اٹکا رہا یعنی نماز باجماعت کا خوب اہتمام کرتا رہا (4) وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبّت کریں، الگ ہوں تو اللہ تعالیٰ کے لئے اور ملیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے (5) وہ شخص جس کو خاندان کی خوب صورت لڑکی میسر آئی گناہ کا موقع بھی بنا مگر صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ نہ کیا ایسے لوگ بھی عرش کے سایہ میں ہوں (6) خفیہ صدقہ کرنے والے (7) تنہائی میں رونے والے۔ [بخاری:1423]

حضرت نواب صاحب بھی الحمدللہ سات قسموں میں سے کئی قسم کے لوگوں میں شامل ہیں۔ حضرت نواب صاحب اُن نمازیوں میں سے ہیں جو اذان سے کچھ پہلے ہی مسجد پہنچ جایا کرتے، کبھی اذان ختم ہوتے ہی پہنچ جاتے تھے (8) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** کو حکیم الاُمت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کے ساتھ والہانہ محبّت تھی۔ حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد ان کے خلفاء کرام سے نہ صرف والہانہ محبّت رہی بلکہ ان سے خوب فیض حاصل کیا اور دل و جان سے حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلفائے کرام کی ماشاء اللہ تعالیٰ دل کھول کر خوب خدمت بھی کی۔ (9) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** کے شیخ و مرشد حکیم الاُمّت کے بعد مولٰنا فقیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مولٰنا مسیح اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست مجازِ بیعت نہ تھے بلکہ ان کے بعد ان تین حضرات سے بہت زیادہ فیض حاصل کیا اور حضرت مولٰنا فقیر محمد صاحب اور حضرت مسیح الاُمّت ان دو حضرات سے مجاز بیعت بھی ہوئے۔ اور دنیا میں بہت سے مشائخ کی راہنمائی فرماتے رہے اور بہت سے پیاسوں کی پیاس بجھاتے رہے۔ (10) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** نے وصال سے ایک دن قبل فرمادیا تھا کہ ''میں دنیا سے جارہا ہوں لوگوں کو اطلاع کردو''۔ وصال سے چند منٹ قبل کلمہ طیبّہ پڑھتے رہے، وصال ہوتے ہی چہرہ کھِل کھِلا اُٹھا اور ٹینشن کے معمولی اثرات بھی نہ رہے۔ (11) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** کے خلفاء کی تعداد تقریباً 25 ہے۔ (12) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** زندگی بھر معاملات، معاشرات میں کبھی شریعت سے نہیں ہٹے۔ ہمیشہ نواب ہونے کے ساتھ ساتھ ہر ایک کے ساتھ عمدہ معاملہ اور عمدہ معاشرت ہی اختیار فرمائی۔

(13) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** نے اپنے مریدین و سالکین کے ساتھ ہمیشہ ایسا سلوک کیا جیسے کوئی چھوٹا کسی بڑے

کے ساتھ عاجزانہ سلوک کرتا ہے۔ (14) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** نے علماء کرام کی ہمیشہ قدر کی۔ (15) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** اہل مدارس کو ہمیشہ سمجھاتے، ناجائز خرچ اور غلط طریقہ سے مدرسہ کی آمدن سے منع فرماتے۔ (16) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** اپنے مریدین واحباب کو خصوصاً اپنے خلفاء کو حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذوق ومسلک کے مطابق زندگی بسر کرنے اور حضرت (تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ) کی تعلیمات پر مکمل عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی ہے۔

حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تواضع کا ایک واقعہ: ایک مرتبہ کسی دینی مدرسہ کا طالب علم حضرت نواب صاحب کی رہائش گاہ پر ملنے کے لئے چلا گیا۔ خادموں نے کہا کہ ابھی نہیں مل سکتے آرام کا وقت ہے وغیرہ اور حضرت کو اطلاع بھی نہ کی۔ وہ طالب علم گھر کے باہر (روڈ پر) دروازہ کے قریب نیچے بیٹھ گیا کہ جب کسی وقت حضرت باہر تشریف لائیں گے مل لوں گا۔ چناں چہ حضرت نواب صاحب تشریف لائے تو دیکھا یہ طالب علم باہر بیٹھا ہے۔ پوچھا ارے! تم باہر بیٹھے ہو؟ حضرت اس طالب علم کو اندر لے گئے خاص جگہ پر اسے بٹھایا اور اپنے خادموں کے سامنے حضرت نواب صاحب نے اس طالب علم کے جوتے اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے تاکہ ان خادموں کو دینی طالب علموں کی قدر کا پتہ چلے۔ (17) **حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ** کی دُعاؤں کو قبول ہوتے اور نصرتِ خداوندی کو فوراً ملتے ہوئے بیسیوں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ، حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب کی لغزشوں کو درگزر فرما کر درجات بلند فرمائیں اور پس ماندگان اور احباب کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ بزرگوں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثُمَّ آمِین وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حسبِ توفیق مالی صدقہ یا بدنی نفلی عبادت یا بذریعہ دُعاؤں کے ثواب پہنچا کر ثواب کمایئے۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر...
قصور کس کا ہے؟

از افادات حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی شہید

نئی دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم نئی نسل خصوصاً لڑکیاں ہیں، جن کی ہر انسانی اَقدار کو نئی تہذیب، نئی تعلیم اور نئے سماج کے بے رحم پہیے نے پیس ڈالا ہے اور اُن کے اندر کے انسان کو نمود و نمائش اور ظاہری سج دھج کی قربان گاہ پر ذبح کر دیا ہے۔ اس کی بدولت بہت سی لڑکیاں ہیں جو جوہرِ انسانی سے محروم ہو گئیں، بہت سی اُلجھنوں کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں، بہت سی اندھے ماں باپ کی سلگائی ہوئی بھٹی میں جل رہی ہیں۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکی بالغ ہو جائے تو فوراً اسے اس کے گھر آباد کر دیا جائے، لیکن مسلمانوں کا عمل یہ ہے کہ والدین کی آنکھیں تب کھلتی ہیں جب لڑکی اپنا راستہ خود تلاش کر لیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سماجی اُلجھن کے اسباب کیا ہیں؟ اور اس کی ذِمّہ داری کس پر عائد ہوتی ہیں؟

پہلا سبب:۔ ہمارے نزدیک اس کا پہلا سبب وہ جھوٹا غرور و پندار ہے جس کی وجہ سے بہت سے لڑکے، لڑکیاں اور ان کے والدین اپنے آپ کو عام دنیا سے ایک الگ مخلوق سمجھنے لگتے ہیں، اور انہیں کوئی رشتہ پسند ہی نہیں آتا، نہ وہ کسی کو اپنے معیار کا آدمی تصوّر کرتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رشتہ طے کرنے کا طبعی وقت گزر جاتا ہے اور پھر کوئی غیر معیاری رشتہ بھی میسّر نہیں آتا۔

دوسرا سبب: نمود و نمائش اور معیارِ زندگی کو بُلند دیکھنے کا جذبہ ہے، جب تک شادی پر لاکھوں کا خرچ نہ ہو شادی کو عار سمجھتے ہیں، اس نمائش کے لئے ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے حرام کا مال جمع کیا جاتا ہے اور سودی قرض لیا اور دِیا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کے لئے شادی کرنا ہاتھی باندھنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے، اور لڑکی والوں کے لئے جہیز کی تیاری وبالِ جان بن جاتی ہے، گویا ہمارے یہاں شادی خانہ آبادی کا نام نہیں بلکہ خانہ بربادی کا مظہر ہو کر رہ گئی ہے حالاں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”سب سے بابرکت شادی وہ ہے جس پر سب سے کم اخراجات ہوں“۔ [مسند احمد: 24573] لیکن ہمارا جھوٹا جذبۂ نمائش ہمیں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے نہیں دیتا، سادگی کے ساتھ سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق شادی کرنا عار سمجھا جاتا ہے۔

تیسرا سبب: آج کل لوگوں پر لڑکیوں کو پڑھانے کا جنون سوار ہے، سولہ سترہ سے لے کر بیس بائیس برس تک پڑھائی میں خرچ ہو جاتے ہیں پھر تعلیم سے فراغت کے بعد والدین چاہتے

ہیں جس کی تعلیم پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہے اب وہ انہیں کچھ کما کر بھی کھلائے۔ یہ جنون بھی تقلیدِ مغرب کی پیداوار ہے، اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکیوں کو دینی و عائلی فرائض کی تعلیم و تربیت اس انداز سے دی جائے کہ وہ اپنے گھر کو نمونۂ جنّت بنا سکیں اور اولاد کی صحیح تربیت کر سکیں۔

ان گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ بچیوں کو جوان ہونے کے بعد خانہ آبادی سے محروم رکھنا ایک بدترین ظلم ہے جسے اسلام کسی قیمت پر گوارا نہیں کرتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جس کی اولاد جوان ہوگئی اس نے اس کی شادی نہ کی اور وہ کسی گناہ میں ملوث ہوگئے تو اس کا وبال والدین کی گردن پر بھی ہوگا۔'' [بیہقی]

اس لیے والدین کا فرض ہے کہ جب بچی شادی کی عمر کی ہو جائے تو نمود و نمائش کے سارے قصّوں کو چھوڑ کر فوراً اس کو بیاہ دیا جائے۔

پریشانی دور کرنے کا نبوی نسخہ

محمد سعید علوی۔ چکوال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور پریشان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہوگیا؟

اُس شخص نے عرض کیا کہ بیماری اور تنگدستی نے میرا یہ حال کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چند کلمات بتاتا ہوں وہ پڑھو گے تو تمہاری بیماری اور تنگدستی جاتی رہے گی، وہ کلمات یہ ہیں:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

ترجمہ: ''میں اس زندہ ہستی پر بھروسہ کرتا ہوں جس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی، تمام خوبیاں اُسی اللہ کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی مددگار ہے، اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجئے۔''

اس کے کچھ عرصہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لے گئے تو اس کو اچھے حال میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا، اس نے عرض کیا کہ جب سے آپ نے مجھے یہ کلمات بتلائے تھے میں پابندی سے ان کلمات کو پڑھتا ہوں۔ (معارف القرآن 531/1)

ذکر اللہ.....زندگی بھر کا وظیفہ

مولانا محمد طیب الیاس، لاہور

"ذکر اللہ" اللہ تعالیٰ کے قرب ورضاء اور انسان کی روحانی ترقی کا خاص ذریعہ ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مدارج السالکین" میں ذکر اللہ کی عظمت واہمیت اور اس کے اثرات وبرکات پر ایک بڑا بصیرت افروز اور روح پرور مضمون لکھا ہے۔

قرآن مجید نے دس مختلف طریقوں سے ذکر اللہ کی تاکید وترغیب فرمائی ہے:۔

1 بعض آیات میں اہلِ ایمان کو تاکید کے ساتھ اس کا حکم دیا گیا ہے۔ 2 بعض آیات میں اللہ تعالیٰ کو بھولنے اور اس کی یاد سے غافل ہونے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ 3 بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ فلاح اور کامیابی اللہ کے ذکر کی کثرت کے ساتھ وابستہ ہے۔ 4 بعض آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہلِ ذکر کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ذکر کی وجہ سے ان کے ساتھ رحمت ومغفرت کا خاص معاملہ کیا جائے گا اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازا جائے گا۔ 5 بعض آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ دنیا کی بہاروں اور لذتوں میں مشغول اور مست ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جائیں گے وہ ناکام اور نامراد رہیں گے۔ 6 بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ جو بندے ہمیں یاد کریں گے ہم ان کو یاد کریں گے اور یاد رکھیں گے۔ 7 بعض آیات میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے ذکر کو ہر چیز کے مقابلے میں عظمت وبرتری حاصل ہے اور اس کائنات میں وہ ہر چیز سے بالاتر اور بزرگ تر ہے۔ 8 بعض آیات میں بڑے اونچے درجہ کے اعمال کے بارے میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ ان کے اختتام پر اللہ کا ذکر ہونا چاہئے گویا ذکر اللہ ہی کو ان اعمال کا خاتمہ بنانا چاہیے۔ 9 بعض آیات میں ذکر اللہ کی ترغیب اس عنوان سے دی گئی ہے کہ دانش منداور سمجھ دار وہی ہیں جو اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔ 10 بعض آیات سے معلوم ہوتا ہے اونچے سے اونچے اعمال صالحہ کی روح "ذکر اللہ" ہے۔ نبی علیہ السلام نے بھی اپنے قول وعمل سے ذکر اللہ کی ترغیب وتلقین فرمائی ہے۔ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہو گئے آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور اس پر قائم ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان ذکر اللہ سے تر رہے"۔ [ترمذی:3375]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اعمال میں سے کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو"۔ [بیہقی:513] اور خاتمہ کے وقت زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر تبھی جاری ہوتا ہے جب اس کو زندگی بھر کا وظیفہ بنایا جائے۔

صدقہ میں دس پسندیدہ باتیں ہیں

(از نعمان فاروق جہلم)

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صدقہ ضرور کرنا چاہئے کم ہو یا زیادہ کیوں کہ اس میں دس پسندیدہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں۔

دنیا کی پانچ پسندیدہ باتیں

1 صدقہ سے مال پاک ہوتا ہے جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ بیع میں لغو باتیں جھوٹ اور قسم وغیرہ مل جاتی ہیں لہٰذا صدقہ کے ذریعہ اسے پاک کرلیا کرو۔ **2** صدقہ سے بدن گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا [البقرۃ:103] ''ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کردیں گے'' **3** صدقہ سے بیماریاں اور آفتیں دور ہوتی ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو''۔

4 صدقہ سے مساکین خوش ہوتے ہیں اور اہلِ ایمان کو خوش کرنا بہترین عمل ہے۔

5 صدقہ سے مال میں برکت اور رزق کی فراخی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ يُخۡلِفُهٗ۔ [سبا:39] ''اور جو چیز تم خرچ کرو گے سو وہ اس کا عوض دے گا''۔

آخرت کی پانچ پسندیدہ باتیں

1 صدقہ سخت گرمی کے وقت آدمی کے لیے سایہ بنے گا **2** صدقہ سے حساب ہلکا ہوگا۔ **3** میزان عمل کا وزن بڑھتا ہے۔ **4** صدقہ سے پل صراط سے گزرنا آسان ہوتا ہے۔ **5** صدقہ سے جنّت کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔

اگر صدقہ میں مساکین کی دُعاؤں کے سوا کچھ بھی فضیلت نہ ہوتی، تو بھی ایک عقل مند انسان کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس کی کوشش کرتا اور اب تو پوچھنا ہی کیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی ہے اور شیطان کی توہین و تحقیر بھی۔ اور اس میں نیک لوگوں کی پیروی بھی ہے کہ وہ ہر وقت صدقہ کرنے کی فکر ہی میں رہتے ہیں (ماخوذ از تنبیہ الغافلین)

عورتوں کے لئے نماز کا افضل وقت

عورتوں کے لئے تو سب نمازیں اول وقت پڑھنا ہی افضل ہے، یعنی عورتوں کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں ہے۔

(وعظ: علاج الحرص از حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ)

کَفَّارۂِ غیبت

غیبت سے بچئے خدانہ خواستہ ہو جائے تو اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَلَهٗ کہہ کر خوب معافی مانگیے [بیہقی]

دین کے کام وہی کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ (حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرندہ کی بولی سمجھنا

محمد طیب معاویہ
لاہور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہم نے ایک اندھا پرندہ دیکھا جو ایک درخت پر اپنی چونچ مار رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ کہہ رہا ہے: ''اے اللہ! تیری ذات خود ہی انصاف کرنے والی ہے تو نے میری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیئے ہیں اب میں بھوکا ہوں'' اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک ٹڈی سامنے آئی اور اس اندھے پرندے کی چونچ میں گھس گئی۔ اس کے بعد پھر اس پرندے نے چونچ ماری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ اب کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا ''نہیں!'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہہ رہا ہے کہ: جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی''۔ (سیرۃ حلبیہ 500/1)

30 ایک اونٹ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنا

حضرت امام ابوداؤد حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے ایک انصاری کی حویلی کے اندر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ کھڑا تھا، اونٹ نے جب رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو محبّت اور عقیدت سے بلبلانے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کے پاس آئے، اس کی پیٹھ اور سر پر دستِ شفقت پھیرا تو اس کو سکون و قرار آ گیا۔ پھر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے عرض کی کہ یہ اونٹ میرا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ جس اللہ قادر کریم نے تجھ کو مالک بنایا ہے، اس اونٹ نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے، اس سے کام زیادہ لیتا ہے، اسے تھکا دیتا ہے، اسے تکلیف دیتا ہے۔ [ابوداؤد، باب الجہاد، مسندِ احمد]

مرسلہ: محمد حنیف، مانسہرہ

حدیث: بکریاں رکھا کرو کیوں کہ ان میں برکت ہے۔ [ابن ماجہ 773/2]

ہم کیا کر سکتے ہیں...؟

وقاص محمود، آزاد کشمیر

ابھی ناصر کو اپنے کمرے میں بیٹھے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی ٹھک.....ٹھک۔ ''آخر اس وقت کون ہوسکتا ہے؟'' ناصر نے ذرا سوالیہ نظروں سے اپنے آپ ہی سے پوچھا اور کچھ سوچتے ہوئے ذرا سنبھل کر بولا ''کک...کون؟'' ناصر بھائی دروازہ کھولو میں عامر'' باہر سے آواز آئی۔ ''بہت اچھے عامر بھائی آیئے!'' ناصر اپنے دوست عامر کے لئے دروازہ کھولتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی سامنے میز پر رکھی کھلی کتاب کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور بیٹھتے ہی دوبارہ ایک گہری سوچ میں مگن ہوگیا۔ عامر تو اسی انتظار میں تھا کہ کس وقت ناصر کا سکوت ٹوٹے اور مجھ سے بات کرے مگر ناصر تھا کہ نجانے سوچوں کے کس گہرے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ اور ناصر کے اس سوچ میں گم ہونے کی عکاسی اس کے چہرے پر پوری طرح عیاں تھی۔

عامر سے بالآخر رہا نہ گیا اور بولا ''کیوں ناصر! سوچوں کی دنیا میں کہاں کھوئے ہوئے ہو؟'' جج جی جناب! کیا آپ اسی طرح بے فکر زندگی گزار دیں گے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اس وقت حالات کا رُخ کس طرف ہے؟ اور ہمارے وطنِ عزیز پاکستان پر ہر طرف سے ہر طرح دشمن یلغار کئے ہوئے ہے۔ اندرونی، بیرونی سازشوں سے اس وقت اس نعمت خداوندی کو تباہی کے دھانے پر لاکھڑا کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر نہ صرف ہمارے وطن عزیز پر دشمنوں کی ناپاک نظریں جمی ہوئی ہیں بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو ستایا جارہا ہے اور ہر طرح کا ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے''۔

ناصر تھا کہ بہتے پانی کی طرح بولے جارہا تھا کیوں بھائی! عامر کیا ایسا نہیں؟ عامر جو ناصر کے چہرے پر ٹپکتے آنسو دیکھ کر کسی اور ہی جہاں میں جاچکا تھا ذرا پلٹتے ہوئے بولا ''ناصر بھائی! آپ سچ ہی تو کہہ رہے ہیں اور اس وقت بالکل حالات یونہی بلکہ اس سے کہیں زیادہ تباہی کی طرف جارہے ہیں مگر ہم بھی تو بے بس ہیں نا آخر آپ ہی بتاؤ بھلا ہم کیا کر سکتے ہیں؟ میرے اور آپ کے پاس کیا ہے کہ ہم ان حالات میں تبدیلی لاسکیں؟ عامر کی یہ باتیں ابھی ناصر کے کانوں سے ٹکرائی ہی تھیں کہ وہ فوراً ابولا تم نے یہ کیسے کہہ دیا کہ ''ہم کیا کر سکتے ہیں؟'' عامر نے بھی فوراً سوال دھرا دیا ''چلو تم ہی بتاؤ پھر ہم بھلا کیا کریں؟'' ناصر بولا۔

''کیا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کر سکتے''۔ ''ضرور بھائی ضرور! آپ نے بالکل ٹھیک کہا آج سے ہم ان شاء اللہ حالات کی تبدیلی کی ہر وقت ضرور دعا کریں گے۔ اچھا اب مجھے اجازت، اللہ حافظ''۔ عامر جاتے ہوئے پُرعزم لہجے میں بولا اور جانے کی رُخصت لی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درسِ حدیث

مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

حدیث: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ [ابوداود: 4832، ترمذی: 2395]

ترجمہ: ''صرف مؤمن (نیک بندہ) کو ہی ساتھی (دوست) بنانا۔ اور (یہ بھی کوشش کرنا کہ) تمہارا کھانا کوئی نیک آدمی کھایا کرے''۔

اِس حدیث پاک میں دو جملہ ہیں: **پہلے جملے کا مطلب** یہ ہے کہ تعلق و دوستی کسی اچھے نیک مسلمان سے رکھنا کیوں کہ اس سے انسان کو بہت فائدے پہنچتے ہیں: (1) ایک یہ کہ بندہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے، (2) دوسرا فائدہ یہ کہ دُعائیں ملتی رہتی ہیں، (3) اور تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی دینی بات یا رنگ نظر آتے رہتے ہیں۔ **دوسرے جملے کا مطلب** یہ ہے کہ جب تم کسی کو کھانا کھلاؤ تو کوشش یہی ہو کہ تمہارا کھانا کوئی نیک آدمی کھائے۔ ظاہر ہے کہ نیک آدمی کھا کر عبادت ہی کرے گا جب وہ عبادت کرے گا تو ثواب کھانا کھلانے والے کو بھی ہوگا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ گار کو کھانا نہیں کھلا سکتے اور گناہ گار کو مل نہیں سکتے۔ نہیں بلکہ دوستانہ تعلق تو نیک آدمی سے رکھیں گے اور بات چیت کی حد تک تو غیروں کو ملنا، دین کی دعوت کا کام کرنا ہے تو تعلق تو رکھنا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں چُن کر نیک لوگوں کو دوست بنانے کی توفیق دے دیں آمین۔
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

پیارے بچوں کے نام رکھنے کے لئے پیارے صحابہ کرام کے پیارے نام

(1) محمد اَقْرَعُ (2) محمد بَرِیْر (3) محمد ثُمَامَہ (4) محمد زُفَرَ (5) محمد سَوَاد

پیاری بچیوں کے نام رکھنے کے لئے صحابیات کے پیارے نام

(1) بَیْضَاء (2) نُدْبَہُ (3) عَکُنَاء (4) فَاخُتَہ (5) ھِنْد

یہ نام نہ رکھیے (1) محمد سُبحان (2) محمد رَحمان (3) محمد رَزّاق۔ (امداد المفتین)

بقیہ فہم قرآن یعنی اس کی بیماری کے حساب سے نسخہ بدلتا ہے۔ یہ نسخہ بدلنا اس کی نالائقی کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ بدلنا حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے کہ پہلے بیمار کے واسطے یہ مفید تھا اور اب یہ مفید ہے، اسی طرح دوا کے علاوہ غذا بھی بدل دیتا ہے۔ جس طرح جسمانی بیماریاں ہیں اسی طرح روحانی بیماریاں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان روحانی بیماریوں کے مطابق احکام میں تبدیلی فرمائی

جاہلوں کے اعتراض کا دوسرا مضبوط جواب آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے ان شاء اللہ تعالیٰ

ماہ نامہ علم وعمل لاہور میں پانچ صحابہ کرام اور پانچ صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام دیئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

جامعہ کے شب و روز

لائبریری تکمیل کی منتظر ہے، دارُالاقامہ کی تعمیر آغاز کی منتظر ہے

1 ...... یکم جنوری 2012ء کو ماہانہ سلسلہ کے بیان کے لئے اِس مرتبہ اِس ادارہ میں حضرت مولانا سید سلمان ندوی صاحب مدظلہ العالی تشریف لائے۔ اور ماشاء اللہ تعالیٰ اصلاحی بیان فرمایا جو ایک دن بعد روزنامہ اسلام میں شائع بھی کر دیا گیا تھا۔

2 ... مدرسہ کی لائبریری اپنی بقیہ تعمیر کے حوالہ سے تکمیل کی منتظر ہے جس میں ماربل، المونیم، شیشہ، پردے، الماریاں، کچھ کُتب وغیرہ اندازاً 5 لاکھ روپے کا کام ہے قارئینِ کرام سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

3 دارالاقامہ (ہاسٹل) تعمیر شروع تا آخر ابھی باقی ہے قارئینِ کرام سے اس کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست ہے

سہ ماہی امتحان ۱۴۳۳ھ کے پوزیشن لینے والے طلباء

درجہ	اول	دوم	سوم
متوسطہ	محمد عثمان جاوید	وسیم اکرم	
اولیٰ	محمد محسن	عبدالرحیم، محمد ابراہیم	اصغر خان
ثانیہ	رمیض الرحمٰن	محمد محسن گلزار	شہزاد حسن
ثالثہ	عبدالوحید	منہاج الدین، محمد حماد ارشد	محمد طلحہ
رابعہ	ڈاکٹر امجد علی، محمد حنیف	مجاہد اسلام	محمد شرافت رفیق
خامسہ	محمد بلال	عبدالمعید الحسینی	

نوٹ: اِس مدرسہ میں 85% نمبر لینے والا طالبِ علم ہی پوزیشن کا حق دار ہوتا ہے۔

درجہ کُتب کے شش ماہی امتحان ان شاء اللہ تعالیٰ 19/ مارچ کو منعقد ہوں گے۔

مدرسہ کے اخراجات

درجہ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجہ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

لیٹنے کے چار مختلف طریقے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دِن رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اوندھا (پیٹ کے بل) لیٹے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ: ''اس طرح لیٹنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے''۔ [ترمذی]

علماء نے لکھا ہے کہ لیٹنے کی چار صورتیں ہیں: (1) **اُلٹا لیٹنا** یہ اہلِ غفلت اور نادان لوگوں کا طریقہ ہے کہ سینہ اور منہ جیسے افضل اعضاء کو بلاوجہ ذلیل کرتے ہیں، اور **یہ اہلِ جہنّم کا طریقہ** ہے''۔ [ابنِ ماجہ]

(2) **بائیں کروٹ پر لیٹنا** (اوّل وہلہ میں) آرام طلب (اور غیر مسلم) لوگوں کا طریقہ ہے۔

(3) **چت لیٹنا** اہلِ عبرت کا طریقہ ہے جو اس طرح لیٹتے ہیں تا کہ آسمان اور ستاروں سے قدرتِ خداوندی پر دلیل پکڑیں۔ البتہ یہ مقصد نہ ہوگا اور ٹانگیں پھیلا کر لیٹے تو **یہ اہلِ تکبّر کا طریقہ ہوگا**۔

(4) **دائیں کروٹ پر لیٹنا** یہ سنّت ہے اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ جو داہنے ہاتھ پر سر رکھ کر سوتے ہیں تا کہ غفلت کی نیند طاری نہ ہو اور وہ عبادت سے رہ جائیں۔ (مظاہرِ حق 364/4)

نوٹ: جب لیٹے دائیں کروٹ پر لیٹے پھر نیند میں رُخ تبدیل بھی ہو جائے تو حرج نہیں۔

گود والی عمر میں گفتگو کرنے والے حضرات

(1) حضرت محمد ﷺ (2) حضرت یحییٰ علیہ السلام (3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (4) حضرت ابراہیم علیہ السلام (5) حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا بچہ (6) حضرت مریم علیہا السلام (7) حضرت جریج علیہ الرحمۃ کی برأت کرنے والا بچہ (8) وہ بچہ جس نے اپنی ماں کی برأت بیان کی تھی جس کو سب بدکار کہتے تھے مگر وہ خود کچھ نہ بولتی تھی۔ (9) فرعون کے زمانہ میں ایک عورت ''ماشطہ'' کا بچہ (10) امیر المومنین ھادی کے دور میں ایک بچہ (11) آگ کی کھائی کے پاس اپنی ماں سے کلام کرنے والا بچہ (اِن گیارہ کو علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اَشعار میں ذکر کیا ہے) (12) حضرت موسیٰ علیہ السلام (13) حضرت نوح (14) حضرت یوسف علیہ السلام (15) مبارک یمامہ (جس نے نبی کریم ﷺ کی گواہی دی) (16) بنتِ ابن عربی۔ (لسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون عربی۔ سیرۃ حلبیہ اُردو، 247/1)

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروزپور روڈ سوئے گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور

پوسٹ کوڈ 53100

انٹرنیٹ پر ''علم وعمل'' کا مطالعہ کرنے کے لئے

ماہنامہ علم وعمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز

(1) 0331-4546365 (2) 0302-4143044 (3) 042-35272270

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر (1) 0322-8405054 (2) 042-35272270

www.ibin-e-umar.edu.pk اوقاتِ رابطہ: کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔

Email: aibneumar@yahoo.com ilmooaml@gmail.com